OPEN ACCESS
Kashf Journal of Multidisciplinary Research
Vol: 02 - Issue 08 (2025)
P-ISSN: 3007-1992 E-ISSN: 3007-200X
https://kjmr.com.pk

ولایتِ یتامیٰ کے شرعی اصول وضوابط: قرآن وسنت کی روشنی میں ایک جامع تحقیقی وتجزیاتی مطالعہ

SHARIAH PRINCIPLES AND REGULATIONS OF GUARDIANSHIP OVER ORPHANS: A COMPREHENSIVE ANALYTICAL STUDY IN THE LIGHT OF THE QUR'AN AND SUNNAH

Waqas Muhammad[1], Kiran Sultan[2], *Nisar Ahmad[3]
[1]MPhill Research Scholar Department of Islamic & Arabic Studies, University of Swat
[2]PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Riphah International University, Islamabad
[3]Ph.D Scholar, Department of Islamic & Arabic Studies, University of Swat

[*]***Corresponding Author:*** nisarkabal123@gmail.com
DOI: (https://doi.org/10.71146/kjmr655)

Article Info

This article is an open access article distributed under the terms and conditions of the Creative Commons Attribution (CC BY) license https://creativecommons.org/licenses/by/4.0

Abstract

Islamic law provides a comprehensive framework for preserving human dignity, securing individual rights, and promoting the welfare of vulnerable members of society. Among those requiring particular care and protection are orphaned children, who may experience significant social, emotional, and financial vulnerability following the loss of their fathers. Islamic teachings assign special importance to their well-being by emphasizing compassionate treatment, respect for their rights, and responsible guardianship. The Qur'an explicitly condemns the neglect and mistreatment of orphans and encourages believers to act in ways that promote their welfare and interests. Prophetic guidance further reinforces this responsibility by highlighting the virtue of treating orphans with kindness and care. Taken together, these sources indicate that the Islamic approach to orphan care is not merely ethical or charitable in nature; rather, it establishes a broader system of protection aimed at preserving their dignity, ensuring their welfare, and preventing the exploitation of their rights. Particular emphasis is placed on the responsible management and protection of their property and financial interests, thereby making guardianship an important trust and legal responsibility within the Islamic framework.

Keywords:

Guardianship, Dignity, Encourages, Significant, Teachings

تمہید:

اسلامی شریعت نے انسانی معاشرے میں افراد کے حقوق کے تحفظ اور ان کے مفادات کی نگہداشت کے لیے جامع اصول واحکام مقرر کیے ہیں۔ بالخصوص ایسے افراد جو اپنی کمزوری یا بے سہارگی کے باعث دوسروں کی معاونت کے محتاج ہوں، ان کے حقوق کے تحفظ پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ یتیم بھی معاشرے کا ایسا ہی طبقہ ہے جو والد کی وفات کے نتیجے میں ایک اہم سرپرستی اور تربیتی سہارے سے محروم ہو جاتا ہے۔

خَيْرُبَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُحْسَنُ إِلَيْهِ وَشَرُبَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُسَاءُ إِلَيْهِ([i])

ترجمہ:

مسلمانوں میں بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ حسن سلوک کیا جاتا ہے اور مسلمانوں میں بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ بدسلوکی کی جاتی ہے۔

اس محرومی کے اثرات صرف جذباتی اور تربیتی زندگی تک محدود نہیں رہتے بلکہ بعض اوقات اس کے مالی، معاشرتی اور دیگر بنیادی حقوق بھی تحفظ کے محتاج ہو جاتے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَذٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ ([ii])

ترجمہ: وہی تو ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔

چنانچہ قرآن کریم نے یتامیٰ کے مسائل کو مختلف مقامات پر بیان کرتے ہوئے ان کے ساتھ حسنِ سلوک، ان کے حقوق کی پاسداری اور ان کے اموال کی حفاظت کو خصوصی اہمیت دی ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ([iii])

ترجمہ: اور لوگ آپ سے یتیموں کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ ان کی بھلائی چاہنا نیک کام ہے۔

قرآنی ہدایات کا جائزہ لینے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ یتیم کے حوالے سے اسلامی تعلیمات محض ترغیب و نصیحت پر مبنی نہیں بلکہ ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے باقاعدہ ذمہ داری کا تعین بھی کرتی ہیں۔ خصوصاً یتیم کے مال کے معاملے میں قرآن کریم نے انتہائی محتاط طرزِ عمل اختیار کرنے کی ہدایت دی ہے اور اس میں ناجائز تصرف سے سختی کے ساتھ منع کیا ہے۔

فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَاتَقْهَرْ([iv])

ترجمہ: اور جو تیم ہے تم اس پر سختی مت کرنا۔

سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔**وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ**([v])

ترجمہ: اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو نیز رشتہ داروں، یتیموں مسکینوں کے ساتھ۔

سنت رسول ﷺ میں بھی یتیم کی کفالت، اس کی ضروریات کی تکمیل اور اس کے حقوق کی نگہداشت کے بارے میں واضح رہنمائی موجود ہے۔ ان شرعی نصوص کی روشنی میں یتیم کی سرپرستی محض ایک سماجی خدمت نہیں رہتی بلکہ ایک ایسی امانت بن جاتی ہے جس میں یتیم کے مفادات اور مستقبل کی حفاظت بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔

قَالَ:رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:وَأَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا وَأَشَارَبِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا(vi)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے اور آپ نے شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا اور ان دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑی سی جگہ کھلی رکھی۔

یتامیٰ سے متعلق انہی شرعی ذمہ داریوں کے ضمن میں ولایتِ یتامیٰ کا مسئلہ خاص اہمیت کا حامل ہے۔ جب یتیم نابالغ ہو تو اس کے بعض ذاتی اور مالی معاملات کی انجام دہی کے لیے ایسے سرپرست کی ضرورت ہوتی ہے جو اس کی نمائندگی کرتے ہوئے اس کے مفادات کا تحفظ کرے۔ شریعت کی نظر میں ولی کو حاصل ہونے والا اختیار غیر مشروط نہیں، بلکہ اس کے ساتھ ذمہ داری، امانت اور جوابدہی بھی وابستہ ہے۔ اس لیے ولی کے کردار میں اہلیت، دیانت، امانت داری اور یتیم کی مصلحت کو مقدم رکھنا بنیادی شرعی تقاضے شمار ہوتے ہیں۔

یتیموں کی کفالت قرآن وحدیث کی روشنی میں فضیلت واہمیت:

یتیم کی کفالت کرنے والے سے مراد وہ شخص ہے جو یتیم کی ضروریات پوری کرے اس کی تعلیم وتربیت، کھانے پینے اور لباس کا خیال رکھے اور دیگر امور کی دیکھ بھال کرے۔ نیز یہ فضیلت اس شخص کے لیے ہے جو اپنے ذاتی مال سے یتیم کی کفالت کرے یا شرعی کفالت کے تحت یتیم کی کفالت کرے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّه مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا (vii) ترجمہ: اور وہ اللہ کی محبت کی خاطر مسکینوں، یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔

یتیم وہ معصوم جان ہے جس نے ابھی سن بلوغ میں قدم نہ رکھا ہو کہ اس سے قبل اس کے سر سے والد کا سایہ شفقت اٹھ جائے۔ ایسے یتیم بچے بھی از قابل رحم ہوتے ہیں تاکہ معاشرے کے دوسرے بچوں کے سامنے یہ احساس کمتری کا شکار نہ ہو۔ نبی کریم ﷺ چوں کہ یتیمی کے مرحلے سے گزر کر آئے تھے تو آپ ﷺ کے جذبات یتیموں کے لیے پرسوز (درد بھرے) تھے۔

دین اسلام میں یتیموں کی کفالت پر بہت زور دیا گیا ہے۔ یتیموں کی مدد کرنا ان کی فلاح وبہبود کے لیے اقدامات کرنا اسلامی نظام زندگی کا اہم جز ہے۔ قرآن اور احادیث مبارکہ میں یتیموں کی مدد پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔

یتیم ونادار بچوں کی دو حیثیتیں ہو سکتی ہیں۔

1. ان کے پاس مال ہو
2. ان کے پاس مال تو نہ ہو لیکن ان کے عصبا تقریبی رشتہ دار یا ذوی الارحام میں سے کوئی موجود ہو۔

پہلی صورت میں یعنی اگران کے پاس مال ہے توان کی پرورش وکفالت ان کے مال ہی سے کی جائے گی خواہ ان کا کفیل کوئی قریبی رشتہ دار یاذوی الارحام یا کوئی غیر ہو۔اس کے لیے ضروری ہے کہ پوری احتیاط کے ساتھ ان کامال ان پر خرچ کرے اور ان کی تربیت وغیرہ کا بھی خاص خیال رکھے۔قرآن کریم نے تاکید کی ہے کہ ان کامال پوری ایمانداری کے ساتھ اُنھی پر خرچ کرواپنی ذات میں ہر گزان کامال استعمال نہ کرو۔

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَـهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ اِنَّه كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا (viii)

ترجمہ: اور ان (یتیموں) کامال اپنے مال کے ساتھ ملا کر مت کھاؤ، بیشک یہ بڑا گناہ ہے۔دوسری جگہ پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ (ix)ترجمہ: اور یتیموں کو جانچتے رہو یہاں تک کہ وہ نکاح کے لائق عمر کو پہنچ جائیں۔تو اگر تم یہ محسوس کرو کہ ان میں سمجھ داری آچکی ہے توان کے مال انھی کے حوالے کردو۔

دوسری صورت جب کہ ان کے پاس مال نہیں ہے لیکن ان کے عصبات یاذوی الارحام موجود ہیں تو پھر ان کی پرورش کے ذمہ دار یہی حضرات ہوں گے البتہ ان میں یہ ترتیب ہوگی کہ عصبات میں زیادہ حق دار وہ ہوں گے زیادہ قریب ہوں گے اور اگر عصبات موجود نہ ہوں تو ذوی الارحام ان کی کفالت کریں گے اور ان میں بھی قریبی رشتہ داری کو ترجیح دی جائے گی۔(x)

اسلام نے یتیم کے ساتھ حسنِ سلوک کی خصوصی تاکید فرمائی اور اس کی دل آزاری وبدسلوکی سے سختی سے منع کیا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ولایت:

ولایت کا لغوی مفہوم:

ولایت کے حروف اصلیہ (و۔ل۔ی) ہیں۔قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

مَالَكُمْ مِنْ وِلَايَتِهِمْ مِنْ شَيْءٍ (xi)

ترجمہ: تمہارا ان سے وراثت کا کوئی رشتہ نہیں ہے۔امام بخاریؒ آیت **هُنَالِكَ الْوِلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ** (xii)

ترجمہ: ایسے موقع پر (آدمی کو پتا چلتا ہے کہ) مدد کا سارا اختیار سچے اللہ کا حاصل ہے۔اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

الولاۃمَصْدرالو لِيِّ (xiii)

ترجمہ: ولایت ولی کا مصدر ہے۔

ابن فارس کا کہنا ہے جو شخص کسی دوسرے کے امور کا ذمہ دار ہو وہ اس کا ولی ہو، چنانچہ کہا جاتا ہے کہ یتیم کا ولی، مقتول کا ولی اور عورت کا ولی ہے۔یہ وہ شخص ہے جو ان کے امور کو انجام دے اور ان کے امور میں تصرف کرے۔(xiv)

ولایت کا اصطلاحی مفہوم:

اصطلاح میں ولی کا لفظ سرپرست اور ذمہ دار کے لیے بولا جاتا ہے جو اخلاص اور محبت سے مدد کرنے والا ہو اور لوگوں کو دکھانے اور سنانے کے لیے محبت کرنے والا نہ ہو۔(xv)

آئمہ احناف نے لفظ ولایت کو ایک شخص کا دوسرے پر اپنے قول کے نافذ کرنے کے مفہوم میں استعمال کیا چاہے وہ شخص اسے پسند کرے یا نہ کرے۔(xvi)

خَيْرُ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُحْسَنُ إِلَيْهِ وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُسَاءُ إِلَيْهِ(xvii)

ترجمہ:

مسلمانوں میں بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ حسن سلوک کیا جاتا ہے اور مسلمانوں میں بد ترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ بد سلوکی کی جاتی ہے۔

عبدالکریم زیدان کے نزدیک ولایت کی تعریف:

عبدالکریم زیدان کے مطابق ولایت میں امامت عظمیٰ، اہم کام جیسے قضا، حسبہ، مظالم شرط وغیرہ داخل ہیں۔ اسی طرح جو شخص اپنے ذاتی امور اور مالی امور کی تدبیر سے قاصر ہو تو کسی بالغ سمجھدار شخص اس کا ذمہ دار ہونا بھی ولایت میں داخل ہے۔(xviii)

ولایت یتامیٰ کی شرعی حیثیت اور ان کے حدود:

اسلام نے یتیموں کی سرپرستی نگہداشت اور ان کے حقوق کے تحفظ کو خصوصی اہمیت دی ہے اور ان کے معاملات سے متعلق واضح شرعی رہنمائی فراہم کی ہے۔ یتیم چونکہ کم عمری میں اپنے ذاتی اور مالی معاملات کو مکمل طور پر سنبھالنے کی صلاحیت نہیں رکھتا، اس لیے شریعت نے اس کی ضروریات، مال اور مفادات کی حفاظت کے لیے سرپرستی اور ولایت کا انتظام مقرر کیا ہے۔ قرآن وسنت کی تعلیمات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ یتیم کی ولایت محض ایک سماجی ذمہ داری نہیں بلکہ ایک شرعی امانت ہے، جس کا بنیادی مقصد یتیم کے حقوق کی حفاظت، اس کے مال کو ضائع ہونے سے بچانا اور اس کی مناسب تربیت و نگہداشت کرنا ہے۔ ولی کے لیے ضروری ہے کہ وہ یتیم کے معاملات میں دیانت، عدل اور خیر خواہی کو ملحوظ رکھے اور ہر ایسا اقدام کرے جس میں یتیم کی حقیقی مصلحت ہو۔ اسی بنا پر اسلامی شریعت نے ولی کے اختیارات کو بھی حدود و ضوابط کا پابند بنایا ہے تاکہ یتیم کی کمزوری سے ناجائز فائدہ نہ اٹھایا جا سکے اور اس کے حقوق محفوظ رہیں۔ چنانچہ قرآن وسنت کی مجموعی تعلیمات ولایت یتامیٰ کے شرعی جواز اور اس کی اہمیت کو واضح کرتی ہیں۔

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ xix

ترجمہ: اور یتیموں کو جانچتے رہو یہاں تک کہ وہ نکاح کے لائق عمر کو پہنچ جائیں۔ تو اگر تم یہ محسوس کرو کہ ان میں سمجھ داری آ چکی ہے تو ان کے مال انھی کے حوالے کر دو۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالی فرماتے ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّى يَبْلُغَ أَشُدَّهُ (xx)

ترجمہ: اور یتیم جب تک پختگی کی عمر کو نہ پہنچ جائے، اس وقت تک اس کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ۔

ولایت یتامیٰ کی اہمیت اور اس سے متعلق شرعی ذمہ داریوں کو احادیث نبویہ ﷺ میں بھی واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔

أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ مَنْ وَلِيَ يَتِيمًا لَهُ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ لَهُ،وَلاَ يَتْرُكْهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الصَّدَقَةُ (xxi)

یتیم کے مال کی نگرانی کرنے والے ولی کے لیے شریعت نے اس کی ضروریات اور اپنے جائز اخراجات کے درمیان توازن قائم کرنے کی اجازت دی ہے، تاہم اس میں اسراف، جلد بازی اور ناجائز مال جمع کرنے سے سختی سے اجتناب لازم قرار دیا ہے۔

ولایت کے شرعی تصور کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ اس میں اختیار اور ذمہ داری دونوں لازم وملزوم ہیں۔

ولی کی شرعی ذمہ داریاں اور اختیارات:

اگر ولی اپنے منصب کو ذاتی اختیار یا مفاد کے حصول کا ذریعہ بنالے اور یتیم کی مصلحت کو نظر انداز کردے تو اس کے نتیجے میں یتیم کے حقوق، بالخصوص مالی حقوق، متاثر ہونے کا امکان پیدا ہو جاتا ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وآتُواالْيَتَامَى أَمْوالَهُمْ ولَا تَتَبَد لُواالْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ ولَا تَأْكُلُواأَمْوالَهُمْ إِلَى أَمْوالِكُمْ إِنَّهُ كَانَ حُوبًا كَبِيرا (xxii)

ترجمہ: اور یتیموں کو ان کے مال دے دو۔ اور اچھے مال کو خراب مال سے تبدیل نہ کرو اور ان (یتیموں) کا مال اپنے مال کے ساتھ ملا کر مت کھاؤ، بے شک یہ بڑا گناہ ہے۔

اس کے برعکس جب ولایت کو شریعت کی مقرر کردہ حدود امانت کے تقاضوں اور یتیم کی مصلحت کے اصول کے تحت انجام دیا جائے تو یہی نظام یتیم کی پرورش و تربیت اس کے مال کی حفاظت اور اس کے مستقبل کے استحکام میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آتا ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وسَلَّمَ:اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِيفَيْنِ:الْيَتِيمِ،وَالْمَرْأَةِ (xxiii)

ترجمہ: میں دو کمزوروں کے حق کے بارے میں سخت تنبیہ کرتا ہوں: یتیم اور عورت۔

ولایت یتیم کی عملی مثال:

أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنِّى فَقِيرٌ لَيْسَ لِى شَىْءٌ وَلِى يَتِيمٌ. قَالَ فَقَالَ « كُلْ مِنْ مَالِ يَتِيمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلاَ مُبَادِرٍ وَلاَ مُتَأَثِّلٍ (xxiv)

ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں محتاج ہوں، میرے پاس کچھ بھی نہیں جبکہ ایک یتیم میری سرپرستی میں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم اپنے زیر کفالت یتیم کے مال سے اپنی ضرورت کے مطابق فائدہ اٹھا سکتے ہو لیکن اس میں فضول خرچی نہ کرنا اس کے مال کو جلدی جلدی خرچ کر کے ختم کرنے کی کوشش نہ کرنا، اور اسے اپنے لیے مال جمع کرنے یا دولت بنانے کا ذریعہ نہ بنانا۔

احادیث مبارکہ میں بھی یتیموں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کی گئی ہے جیسے شعب الایمان میں روایت ہے۔

السَّاعِي عَلَى الأَرْمَلَةِ وَالمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ،أَوْ: كَالَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ(xxv)

ترجمہ: بیواؤں اور مسکین کے لیے محنت کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے یا اس شخص کی طرح ہے جو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو عبادت کرتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے یتیموں پر خرچ کرنے کے بارے میں فرمایا۔

إنَّ هَذا المَالَ خَضِرةٌ حُلْوةٌ، فَنِعْمَ صَاحِبُ المُسْلِمِ مَا أَعْطَى مِنْهُ المِسْكِينَ واليَتِيمَ وابْنَ السَّبِيلِ([xxvi])

ترجمہ:

یہ مال سرسبز وشاداب ہے۔اچھا مسلمان وہی ہے جو اس مال سے یتیم، مسکین اور مسافر کا حق ادا کرتا ہے۔

یتیم کا مفہوم:

بطور لغت:

یتیم لغت میں فعیل کے وزن پر اسم ہے جو اسم کے قول سے ماخوذ ہے (یتم الصبی) انسانوں میں یتیم باپ کی طرف سے ہوتا ہے۔

جبکہ جانوروں میں ماں کی طرف سے ہوتا ہے۔جسے کہا جاتا ہے۔أَيْتَمَتِ المرأةُ([xxvii])

یعنی وہ مؤنث موتم بن جاتی ہے جب کہ اس کی اولاد یتیم ہو جاتی ہے۔([xxviii])

یتیم کا اصطلاحی مفہوم:

والیتامی جمع یتیم وهو الصبي الذي مات أبوه واليتيم في اللغة الانفراد ومن الدرة اليتيمة لانفرادها واسم اليتيم يقع على الصغير والكبير لغة لبقاء معنى الانفراد عن الآباء لكن في العرف اختص اسم اليتيم بمن لم يبلغ مبلغ الرجال([xxix])

ترجمہ:

(الیتامی) جمع یتیم کی ہے۔اور یتیم ہر اس بچے کو کہا جاتا ہے جس باپ وفات پا چکا ہو۔یتیم لغت میں کہتے ہے تنہا رہنے کو (جو شخص اکیلا رہ جائے) اور یتیم بچی اس کو کہا جاتا ہے جو اکیلا رہ جائے، اور نام یتیم واقع ہوتا ہے بچے پر بھی بڑوں پر بھی اس وجہ سے کہ ماں باپ دونوں سے اکیلے رہ جائے لیکن عرف میں یتیم کا لفظ اس کے ساتھ خاص ہے جو بلوغت تک نا پہنچے۔

ابن حجرؒ کے نزدیک (کافل الیتیم) سے مراد یتیمی کے تمام معاملات اور مصالح کا نگران ہوتا ہے۔([xxx])

الیتیم ھو الصغیر الذی فقد اباہ و ھو دون سن البلوغ ([xxxi])

ترجمہ: یعنی یتیم وہ بچہ ہے جس کا باپ نہ ہو اور وہ سن بلوغ تک نہ پہنچا ہو۔

دین اسلام میں یتیم کی نگہداشت:

دین اسلام خیر خواہی کا دین ہے۔اس میں معاشرے کے ہر فرد کے حقوق کا خیال رکھا گیا ہے۔اللہ تعالی نے کسی کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑا۔یتیم و نادر اور لاوارث بچوں کے بھی معاشرتی حقوق ہیں۔ان کی مکمل کفالت ان کے حقوق کی پاسداری سے منہ پھیرنا ان کے حقوق کی پامالی ہے۔یتیم کے حقوق پر دین اسلام نے بہت زور

دیا ہے اور اس کی حقیقت کا اندازہ قرآن مجید کی آیتوں سے لگایا جا سکتا ہے۔ یتیموں کے مال کی حفاظت ان کی نگہداشت، ان پر ظلم زیادتی کرنے والے ان پر غضب کرنے والوں پر وعید بھی سنائی ہے۔ قرآن مجید نے قرابت داروں کے حقوق کی ادائی کے بعد جس طبقے کے حقوق پر زیادہ زور دیا ہے وہ یتامیٰ ہیں۔

كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ[xxxii]

ترجمہ: ہر گز ایسا نہیں چاہیے۔ صرف یہی نہیں بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ،أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ:مَنْ قَبَضَ يَتِيمًا مِنْ بَيْنِ المُسْلِمِينَ إِلَى طَعَامِهِ وشَرَابِهِ أَدخَلَهُ اللَّهُ الجَنَّةَ الْبَتَّةَ إِلَّا أَنْ يَعْمَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرلَهُ (xxxiii)

ترجمہ: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان یتیم بچے کے کھانے پینے کی کفالت کرے اللہ تعالیٰ ضرور اسے جنت میں داخل کرے گا سوائے اس کے کہ وہ کوئی ایسا (شرک جیسا) گناہ کرے جس کی بخشش نہ ہو۔

ولی کے شرعی فرائض وذمہ داریاں:

ولی کی شرعی ذمہ داریوں میں یتیم کے مال کی حفاظت اور اس میں ضرورت و مصلحت کے مطابق تصرف بنیادی حیثیت رکھتا ہے جس کی وضاحت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی درج ذیل روایت سے ہوتی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ ،رَضِيَ اللَّهُ عَنْها،{وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ،وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ} قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي وَالِي الْيَتِيمِ أَنْ يُصِيبَ مِنْ مَالِهِ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا بِقَدْرِ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ(xxxiv)

ترجمہ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان اور جو شخص مال دار ہو وہ اپنے آپ کو یتیم کے مال سے بے نیاز رکھے اور جو محتاج ہو وہ دستور کے مطابق اس میں سے لے سکتا ہے یتیم کے سرپرست کے بارے میں نازل ہوا ہے۔ اگر ولی ضرورت مند ہو تو وہ یتیم کے مال میں سے بقدر ضرورت اور مناسب طریقے کے مطابق لے سکتا ہے۔

ولی چونکہ یتیم کے معاملات کا ذمہ دار ہوتا ہے، اس لیے اس پر درج ذیل اہم شرعی فرائض عائد ہوتے ہیں

یتیم کے مال کا تحفظ: ولی کی اولین ذمہ داری یہ ہے کہ یتیم کی ملکیت اور مالی حقوق کی حفاظت کرے اور اسے ضائع ہونے ناجائز قبضے یا غلط استعمال سے محفوظ رکھے۔

مصلحت یتیم کو مقدم رکھنا: یتیم سے متعلق ہر فیصلہ اس کے مفاد اور بھلائی کو سامنے رکھتے ہوئے کیا جائے، نہ کہ ولی اپنی ذاتی خواہش یا فائدے کو ترجیح دے۔

جائز اور محتاط مالی تصرف: یتیم کے مال میں صرف وہی تصرف کیا جائے جو شریعت کے مطابق جائز ہو اور جس میں یتیم کی بہتری اور فائدہ مقصود ہو۔

ضروریات زندگی کا انتظام: یتیم کی خوراک، لباس، رہائش، تعلیم، علاج اور دیگر بنیادی ضروریات اس کے مال سے مناسب اور معروف طریقے کے مطابق پوری کی جا سکتی ہیں۔

امانت داری اور دیانت داری: ولی پر لازم ہے کہ وہ یتیم کے مال کو اپنی امانت سمجھے، اس میں خیانت نہ کرے اور ہر قسم کے ناجائز مالی فائدے سے اجتناب کرے۔

اپنی ضرورت کے لیے مال لینے کی پابندیاں: اگر ولی خود محتاج ہو تو ضرورت کے بقدر اور عرف و شریعت کے مطابق یتیم کے مال سے فائدہ اٹھا سکتا ہے، لیکن اگر وہ صاحب استطاعت ہو تو یتیم کے مال سے ذاتی فائدہ اٹھانے سے اسے اجتناب کرنا ہوگا۔

تعلیم و تربیت اور نگہداشت: ولی کی ذمہ داری صرف یتیم کے مالی معاملات کی نگرانی تک محدود نہیں، بلکہ اس کی دینی، اخلاقی، تعلیمی جسمانی اور معاشرتی تربیت کا اہتمام بھی اس کے فرائض میں شامل ہے۔

بلوغ اور رشد کے بعد مال واپس کرنا: جب یتیم بالغ ہونے کے ساتھ اپنے مالی معاملات کو سمجھنے اور سنبھالنے کی صلاحیت بھی حاصل کرلے تو ولی پر لازم ہے کہ اس کا مال اسے واپس کر دے۔

شرعی جواب دہی کا احساس: ولی کو ہر وقت اس بات کا احساس رہنا چاہیے کہ ولایت ایک امانت اور ذمہ داری ہے، اس لیے یتیم کے حقوق پامال کے بارے میں کسی بھی کوتاہی اور ناجائز تصرف پر وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہوگا۔

ولی کی اہم ذمہ داریوں میں یتیم کے مال کی حفاظت اور ہر قسم کی خیانت و ناجائز تصرف سے اجتناب شامل ہے، کیونکہ شریعت نے یتیم کے مال میں معمولی سی زیادتی کو بھی سخت گناہوں میں شمار کرتے ہوئے اس سے بچنے کی تاکید کی ہے۔

جیسا کہ حدیث شریف میں آتا ہے۔

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قَالُوا:يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلاَّ بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلاَتِ[xxxv]

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا سات ایسے ہلاکت خیز گناہوں سے بچو جو انسان کی دنیا و آخرت کو تباہ کر دیتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون سے گناہ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، جادو کرنا، اس جان کو ناحق قتل کرنا جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے سود کھانا، یتیم کا مال ناحق کھانا، میدان جنگ میں دشمن کے مقابلے سے پیٹھ پھیرنا، اور پاک دامن بے خبر مومن عورتوں پر تہمت لگانا۔

عصر حاضر میں ولایت یتامیٰ کے عملی تقاضے:

آج کے دور میں ولایت یتامیٰ ایک وسیع ذمہ داری ہے جس میں یتیم کی مالی کفالت کے ساتھ اس کی شخصیت اور مستقبل کی تعمیر بھی شامل ہے۔ سرپرست کے لیے ضروری ہے کہ وہ یتیم کے مال کی حفاظت کرے، اس کے حقوق کی پاسداری کرے اور کسی بھی معاملے میں اپنے مفاد کو اس کے مفاد پر ترجیح نہ دے۔ اسی طرح یتیم کی تعلیم و تربیت، صحت، رہائش، ذہنی سکون اور معاشرتی تحفظ کا خیال رکھنا بھی ولی کی ذمہ داری کا حصہ ہے۔

ولایت یتامیٰ ایک نہایت حساس شرعی ذمہ داری ہے، اس لیے شریعت نے یتیم کے معاملات اور بالخصوص اس کے مالی حقوق کی نگرانی کے لیے ولی کی اہلیت، امانت اور ذمہ داری کو بنیادی اہمیت دی ہے، جس کی وضاحت درج ذیل حدیث نبوی ﷺ سے ہوتی ہے۔

عَنْ أَبِی ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّی أَرَاكَ ضَعِيفًا وَإِنِّی أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِی لاَ تَأَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلاَ تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيمٍ [xxxvi]

ترجمہ:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! میں تمہیں ایک کمزور شخص سمجھتا ہوں اور میں تمہارے لیے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں۔ لہٰذا تم دو افراد کی ذمہ داری بھی اپنے ذمے نہ لینا اور نہ ہی کسی یتیم کے مال کی نگرانی اور سرپرستی قبول کرنا۔

نتائج وسفارشات:

1. ولایت یتامی شرعی امانت اور ذمہ داری ہے جس کا بنیادی مقصد یتیم کے حقوق، مال، مفادات اور بہتر نگہداشت کا تحفظ ہے۔ اس لیے ولی کے ہر اقدام میں امانت، دیانت اور یتیم کی مصلحت کو مقدم رکھا جانا چاہیے۔
2. ولی کے اختیارات شرعی حدود کے پابند ہیں۔ یتیم کے مال سے اس کی ضروریات، مثلاً خوراک، لباس، رہائش، تعلیم اور علاج کے اخراجات پورے کیے جا سکتے ہیں، لیکن فضول خرچی، بے جا تصرف اور ذاتی مفاد کے لیے مال استعمال کرنا جائز نہیں۔
3. محتاج ولی بقدر ضرورت معروف طریقے کے مطابق یتیم کے مال سے فائدہ اٹھا سکتا ہے جبکہ صاحب استطاعت ولی کے لیے یتیم کے مال سے ذاتی منفعت حاصل کرنا درست نہیں۔ اس سلسلے میں ضرورت اور مصلحت کا شرعی معیار ہر حال میں ملحوظ رہنا چاہیے۔
4. یتیم کی کفالت محض مالی نگرانی تک محدود نہیں بلکہ اس کی دینی، اخلاقی، تعلیمی اور معاشرتی تربیت بھی ولی کی بنیادی ذمہ داری ہے تاکہ وہ مستقبل میں ایک خوددار اور ذمہ دار فرد کی حیثیت سے معاشرے میں اپنا کردار ادا کر سکے۔
5. یتیم کے مال کی حفاظت اور اس کی بروقت حوالگی ضروری ہے۔ جب یتیم بلوغت کے ساتھ مالی معاملات کو سمجھنے اور سنبھالنے کی صلاحیت، یعنی رشد اصل کرلے تو اس کا مال اس کے سپرد کرنا شرعی تقاضا ہے۔
6. یتیم کے مال میں خیانت اور ناجائز تصرف سے سختی سے اجتناب لازم ہے۔ اس لیے اولیا کے لیے ضروری ہے کہ مالی معاملات میں شفافیت، احتیاط اور جواب دہی کو ملحوظ رکھیں اور یتیم کے مال کو اپنی ذاتی ملکیت نہ سمجھیں۔
7. عصر حاضر میں ولایت یتامی کے موثر نظام کے لیے شرعی آگاہی، مالی نگرانی اور قانونی تحفظ کو فروغ دینا ضروری ہے تاکہ یتیم کے حقوق محفوظ رہیں اور اس کی کفالت محض وقتی مدد کے بجائے اس کے محفوظ اور باوقار مستقبل کی بنیاد بن سکے۔
8. معاشرے میں ولایت یتامی کے شرعی تقاضوں سے متعلق شعور اجاگر کیا جائے اور کفالت کرنے والے افراد کو اس امر کی ترغیب دی جائے کہ وہ یتیم کے مال ومفادات کے ساتھ ساتھ اس کی تعلیم، تربیت اور شخصیت سازی پر بھی خصوصی توجہ دیں۔

حوالہ جات

---

[i] ۔المرُوزي،أبو عبد الرحمٰن عبد الله بن المبارک بن واضح الحنظلي، الزهد والرقائق لابن المبارک،الناشر: دار الکتب العلمیة بیروت،عدد الأجزاء: 1،باب:ماجاء في الاحسان الی یتیم،الجزء1،صفحہ230،رقم:654

[ii] سورۃالماعون،2

[iii] 220۔سورۃالبقرۃ:

[iv] 9۔سورۃالضحیٰ:

[v] 36۔سورۃالنساء:

[vi] ۔بخاري، محمد بن إسماعیل أبو عبدالله البخاري الجعفي،الجامع المسند الصحیح المختصر من أمور رسول الله صلی الله علیه وسلم وسننه وأیامه،الناشر: دار طوق النجاۃ،عدد الأجزاء: 9،باب:اللعان،الجزء7،صفحہ53،رقم:5304

[vii] 8۔سورۃالدھر:

[viii] ۔سورۃالنساء: 2

[ix] 6۔سورۃالنساء:

[x] 37-38ھ،صفحہ1437۔مفتی، محمد فیاض قاسمی،اسلام میں یتیم ونادر بچوں کی کفالت،بینات،جمادی الاولیٰ

[xi] 72۔سورۃالاانفال:

[xii] 44۔سورۃالکہف:

[xiii] ۔أحمد، محمد بن أبی بکر بن عبد الملک القسطلاني القتیبي المصري،إرشاد الساري لشرح صحیح البخاري الناشر: المطبعة الکبری الأمیریة،مصر،بَابُ:و كَانَ الإِنْسَانُ أَكْثَر شَيْءٍ جَدَلاً،الجزء7،صفحہ215 رقم:4724

[xiv] 141،صفحہ2ء،جلد1979ھ،سن اشاعت:1399۔القزوینی،احمد بن فارس بن زکریا،الرازی، معجم مقائس اللغتہ،(بیروت:دارالفکر،

[xv] ۔ام عبد منیب،کتاب:نکاح میں ولی کی حیثیت،ناشر:مشربہ علم وحکمت،ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور،اشاعت اول:ربیع الاول1249ء،صفحہ7-8

[xvi] 55،صفحہ3ء،جلد1996۔ابن عابدین،حاشیتہ ردالمختار علی الدر المختار،مکتبہ:دارالفکر،بیروت،سن اشاعت:

[xvii] ۔المرُوزي،أبو عبد الرحمٰن عبد الله بن المبارک بن واضح الحنظلي، الزهد والرقائق لابن المبارک،الناشر: دار الکتب العلمیة بیروت،عدد الأجزاء: 1،باب:ماجاء في الاحسان الی یتیم،الجزء1،صفحہ230،رقم:654

[xviii] 334ء،صفحہ2001۔زیدان،عبدالکریم،المدخل الدراستہ اسلامیہ،مکتبہ:موستہ الرسالتہ،بیروت،سن اشاعت:

[xix] 6۔سورۃالنساء:

[xx] ۔سورۃالانعام،152

[xxi] ۔البیهقي،أبو بکر أحمد بن الحسین بن علي، السنن الکبری وفي ذیله الجوهر النقي، الناشر: مجلس دائرۃ المعارف النظامیة الکائنة في الهند ببلدۃ حیدر آباد،باب:من تجب علیه الصدقتہ،الجزء4،صفحہ107،رقم:7589

[xxii] ۔سورۃالنساء: 2

[xxiii] ۔ابن ماجہ،أبوعبدالله محمد بن یزید القزوینی،سنن ابن ماجة، الناشر: مكتبة أبي المعاطي،باب:کتاب الادب،الجزء4،صفحہ641،رقم:3678

[xxiv] ۔ابوداؤد،أبوداود سلیمان بن الأشعث السجستاني،سنن أبي داود،الناشر:دارالکتاب العربي بیروت،باب:ماجاءفي ماالولی الیتیم ان ینال من مال،الجزء3،صفحہ74،رقم:2874

[xxv] ۔شهاب الدین،أحمد بن محمد بن أبی بکر بن عبد الملک القسطلاني القتیبي المصري، الکتاب: إرشاد الساري لشرح صحیح البخاري، الناشر: المطبعة الکبری الأمیریة مصر،باب:الساعی علی

الارملتہ،الجزء9،صفحہ 21،رقم:6006

[xxvi]۔ صحیح البخاری،الجامع المسند الصحیح المختصر من أمور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننہ وأیامہ،الناشر: دار طوق النجاۃ، باب:الصدقتہ علی ایتامی،الجزء2،صفحہ 121 رقم:1465

[xxvii]۔الإفریقي، محمد بن مکرم بن علی، أبوالفضل، جمال الدین ابن منظور،الکتاب: لسان العرب،الناشر: دار صادر بیروت، باب: فصل الیاء المثناۃ من تحتھا الجزء12، صفحہ 646

[xxviii] جوہری، اسماعیل بن حماد،الصحاح تاج اللغہ وصحاح العربیہ۔ مکتبہ: القاہرہ، جلد 5، صفحہ 2064

[xxix]۔خازن، علاء الدین علي بن محمد بن إبراھیم بن عمر الشیحي أبو الحسن،الکتاب: لباب التأویل في معاني التنزیل،الناشر: دار الکتب العلمیۃ بیروت، باب: سورۃ النساء(4)الآیات،2الی 3،الجزء1، صفحہ 338

[xxx] ابن حجر،العسقلانی، فتح الباری فی شرح صحیح بخاری، مکتبہ: دارالریان للتزاث قاہرہ، سن اشاعت 2005ء، 10/451

[xxxi] الجزری ابوالسعادات المبارک بن محمد، النہاتہ فی غریب الحدیث، مکتبہ: السالیہ، سن اشاعت: س،ن، جلد 5، صفحہ 291

[xxxii] سورۃ الفجر: 17

[xxxiii]۔الترمذي، محمد بن عیسی بن سَورۃ بن موسی بن الضحاک،الناشر:شر کۃ مکتبۃ و مطبعۃ مصطفی البابي الحلبي مصر، باب: ماجاء فی الرحمتہ الیتیم وکفالہ الجزء4، صفحہ 320،رقم:1917

[xxxiv]۔ بخاری، البخاري، محمد بن إسماعیل أبوعبداللہ البخاري الجعفي،الجامع المسند الصحیح المختصر من أمور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننہ وأیامہ،الناشر: دار الشعب القاھرۃ، باب: کتاب البدء الوحی،الجزء4، صفحہ 12،رقم:2765

[xxxv]۔ بخاری، البخاري، محمد بن إسماعیل أبوعبداللہ البخاري الجعفي،الجامع المسند الصحیح المختصر من أمور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننہ وأیامہ،الناشر: دار الشعب القاھرۃ، باب: کتاب البدء الوحی،الجزء4، صفحہ 12،رقم:2766

[xxxvi]۔ مسلم، مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیري النیسابوري،الجامع الصحیح المسمی صحیح مسلم،الناشر: دار الجیل بیروت، باب: کراھتہ الامارۃ بغیر ضرورۃ،الجزء6، صفحہ 7،رقم:4824